بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

خطبہ نمبر ۴

بعد جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳ نبوت ۱۳۴۶ ہش ۲۹ رجب ۱۳۸۷ھ ۳ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۴۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تاریکی غفلت اور جہالت میں پاکر ایک نور بھیجا

وہ نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ فرمایا قَدْ جَآءَکُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ

(۱) "وہی تو ہے جو ہر ایک فیض کا مبدء اور ہر ایک زندگی کا سرچشمہ اور ہر ایک قوت کا ستون اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے اور انہیں معنوں کی رو سے تو اس کو خدا ماننا پڑتا ہے۔ سو اسی کا یہ فضل و احسان ہے کہ دنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پاکر ایک نور بھیجا۔ اور وہ نور جس کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے دنیا میں آیا اور خدا کا مقدس کلام قرآن شریف اس پر نازل ہوا اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کے لئے بھی راہیں دکھلائیں۔" (آریہ دھرم ص۱۰۲)

(۲) "جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوبِ الٰہی بنا دیتا ہے۔ اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔ اسی لئے اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نُور رکھا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے قَدْ جَآءَکُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ۔ یعنی تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے" (سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب ص۴۶)

(۳) "وہ ایک نور تھا جو دنیا میں اور تمام نوروں پر غالب آگیا اس کے نور نے ہزاروں دلوں کو منور کیا اور اسی کی برکت کا یہ راز ہے کہ روحانی مدد اسلام سے منقطع نہیں ہوئی بلکہ قدم بقدم اسلام کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ہم ایسی تازہ بتازہ برکتیں اس نبی ؐ کے دائمی فیض سے پاتے ہیں کہ گویا اس زمانہ میں بھی وہ نبی ہم میں موجود ہے اور اس وقت بھی اس کے فیوض ہماری ایسی راہ نمائی کرتے ہیں کہ جیسا اُس پہلے زمانہ میں کرتے تھے اُس کے ذریعہ سے ہمیں وہ پانی ملا ہے۔ جس کی ضرورت ہر ایک پاک فطرت محسوس کر رہی ہے وہ پانی بڑی سرعت سے ہمارے ایمانی درخت کو نشو و نما دے رہا ہے۔ اور ان مشکلات سے ہم نے رہائی پالی جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں۔ اگر کسی کو ہم میں سے ابتدائی مرحلہ میں مشکلات معلوم بھی ہوں۔ مگر وہ ایسی نہیں جو آگے قدم بڑھانے سے مغلوب اور رفع نہ ہوسکیں۔ اسلام میں آگے قدم بڑھانے کا وسیع میدان ہے۔" (چشمۂ معرفت ص۲۹۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ر نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

عزیزم اعجاز احمد صاحب ابن چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ مرحوم جنہوں نے ایگریکلچر میں ایم۔ ایس سی کیا ہے مزید تعلیم کے لئے ۵ر نومبر ۱۹۶۷ء کو چکلالہ سے ہوائی جہاز پر انگلستان جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سفر و حضر میں ان کا محافظ ہو۔ اور نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

میاں غلام محمد اختر
ناظر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کو مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب (ریلوے) نے اپنے مکان واقعہ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ میں اپنے برادر نسبتی ملک عبد المجید احمد صاحب او ورسیر ابن مکرم ملک عبد الرحیم صاحب مرحوم آف نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ دیگر بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

ملک عبد المجید صاحب موصوف کی شادی قمر النساء صاحبہ بنت شیخ نیاز الدین صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر فیروزپورہ سے ہوئی ہے ۳۰ر اکتوبر کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

اجتماع انصار اللہ ضلع جھنگ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۰ نومبر بروز جمعۃ المبارک جھنگ صدر میں مجالس انصار اللہ ضلع جھنگ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں شمولیت کے لئے مرکزی علمائے کرام کے ساتھ ٹیپ ریکارڈر بھی بھجوایا جائے گا جس سے حضور ایدہ اللہ کی تقریر سنائی جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوکر اس روحانی اجتماع سے فائدہ اٹھائیں۔ باہر سے تشریف لانے والے احباب کے قیام و طعام کا انتظام مجلس مقامی کے سپرد ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ضرور ہمراہ لاویں۔ دو اجلاس ہوں گے۔ ایک صبح اور ایک بعد نماز جمعہ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

چندہ تحریکِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بیرونی ممالک میں غلبہ اسلام کی نئی نئی راہیں کھول رہا ہے

اس سے فائدہ اٹھانا اب ہمارا کام ہے اس لئے آگے بڑھو اور اسلام کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرو۔

ہمارا قدم اس تیزی سے آگے نہیں بڑھا جس تیزی سے بڑھنا چاہئیے تھا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آنے والا سال تحریکِ جدید کا چونتیسواں سال ہوگا۔ دفتر اول کے لحاظ سے۔ اور چوبیسواں سال ہوگا دفتر دوم کے لحاظ سے۔ اور تیسرا سال ہوگا دفتر سوم کے لحاظ سے۔ میں نے اپنے سفر کے دوران جہاں یہ مشاہدہ کیا کہ یورپ میں بسنے والی اقوام عیسائیت سے، مذہب سے بے تعلق ہو رہی ہیں۔ وہاں میں نے اس ضرورت کا بھی بڑی شدت کے ساتھ احساس کیا کہ یہ وقت انتہائی قربانیاں دے کر اپنے کام میں وسعت پیدا کرنے اور اپنی کوششوں میں تیزی پیدا کرنے کا ہے عیسائیت سے ان کی بے تعلقی اس بات سے عیاں ہے کہ گلاسگو میں جب ایک صحافی نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے ہمارے ملک میں بسنے والوں کو مذہبی لحاظ سے کیسے پایا۔ تو میں نے اسے جواب دیا کہ یہاں کے باشندے عیسائیت میں اب دلچسپی نہیں لے رہے۔ اس پر اس نے سوال کیا کہ آپ نے کس چیز سے یہ استدلال کیا ہے۔ میں اس کے بہت سے جواب دے سکتا تھا۔ لیکن میں وہاں مختصراً جواب دینا چاہتا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ میں نے جس چیز سے استدلال کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ لنڈن میں بہت سے گرجاؤں کے سامنے "برائے فروخت" کے چوکھٹے لگے ہوئے ہیں اور بہت سے گرجا وہاں بک چکے ہیں، جہاں شراب خانے بنا دیئے گئے ہیں، بہت سے گرجا وہاں بک چکے ہیں جہاں چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں قائم ہوگئی ہیں یا کوئی اور کاروبار شروع ہوگیا ہے۔

گرجاؤں کی فروخت

اور گرجاؤں کا قابلِ فروخت ہونا بتاتا ہے۔ کہ آپ کے ملک میں رہنے والے مذہب کی طرف پہلے کی نسبت بہت کم توجہ دے رہے ہیں۔ اس پر اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر گرجا کو مسجد بنا لیا جائے تو اس میں کوئی حرج تو نہ ہوگا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ جہاں تک مسئلے کا سوال ہے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ کسی گرجا کو مسجد بنا لیا جائے۔ لیکن میں اپنی جماعت کے لئے اسے پسند نہیں کرتا۔ اس لئے کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں پیسے دے گا اور ہم آپ کے ملک میں مساجد خود تعمیر کریں گے۔ سستے گرجے خرید کے انہیں مسجدوں میں تعمیر نہیں کریں گے۔ اور بھی بہت سی باتیں مشاہدہ میں آئیں جن سے میں نے نتیجہ نکالا کہ یورپ کی عیسائی دنیا عیسائیت سے نہ صرف بے تعلق ہو چکی ہے بلکہ متنفر بھی ہو چکی ہے۔ اور اس حد تک وہ گندگی میں مبتلا ہو چکی ہے کہ خود حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ اس قسم کے ظالمانہ الزام لگا رہی ہے کہ جن کا زبان پر لانا بھی ہمارے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ ہم ان کو

خدا تعالےٰ کا ایک برگزیدہ نبی

مانتے ہیں۔ لیکن اب وہ جس گندگی میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے یہاں تک کہ ان کے پادریوں نے بھی علی الاعلان یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی (نعوذ باللہ) اسی گندگی میں مبتلا تھے اور گندے اخلاق ان میں پائے جاتے تھے۔

پس وہ تختی محبت کی جو ان کے دلوں میں صدیوں سے قائم کی گئی اور قائم رکھی گئی تھی۔

اور اس محبت کو اس انتہاء تک پہنچا دیا گیا تھا کہ ان کے ماننے والے انہیں خدا، خدا کا بیٹا ماننے لگ گئے تھے۔ وہ تختی تو اللہ تعالےٰ کے فرشتوں نے صاف کر دی۔ اور یہ قومیں عیسائیت کو عملاً بھی اور عقیدتاً بھی چھوڑ چکی ہیں۔ صرف ایک نام باقی رہ گیا ہے۔ اب تو شاید وہ نام سے بھی انکار کرنا شروع کر دیں۔

ان حالات میں مَیں نے سوچا کہ

جماعتِ احمدیہ پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے

کہ وہ قومیں جنہیں اللہ تعالےٰ کے فرشتوں نے شیطانی خیالات سے ہمارے لئے آزاد کیا ہے۔ کیا ہم ان تک پہنچ کر اسلام کی حسین تعلیم ان کے دلوں میں بٹھانے میں کامیاب ہوتے ہیں کہ نہیں۔ اور اس کوشش اور جد وجہد کے لئے ان ذمہ داریوں کو ہم نبھاتے ہیں یا نہیں جو اللہ تعالےٰ نے ہم پر عائد کی ہیں۔ اور وہ قربانیاں ہم اللہ تعالےٰ کی راہ میں دینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ جو آج کی اسلامی ضرورت کا تقاضا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے ان قوموں کو ان الفاظ میں انذار کیا تھا کہ پیشگوئیوں کے مطابق اگلے پچیس تیس سال تمہارے لئے بہت نازک ہیں۔ اگر تم اپنے اللہ کی طرف، اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے تمہاری قومیں تباہ ہو جائیں گی اور اس دنیا سے مٹا دی جائیں گی ویسا ہی ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم آج کی ضرورت کو سمجھنے لگیں۔ یہ پچیس تیس سال ہمارے لئے بھی بڑے اہم ہیں۔ کیونکہ ایک موقع اللہ تعالےٰ نے ہمیں عطا کیا ہے ان ممالک میں اسلام کو پھیلانے اور اسلام کو غالب کرنے کا۔ اگر ہم اپنی سستیوں کے نتیجہ میں اس موقع کو گنوا دیں گے تو ایک تو شاید (خدا نہ کرے) غلبۂ اسلام میں التواء ہو جائے۔ غالب تو ہو گا اسلام، کیونکہ خدا کا وعدہ ہے۔ یہ ضرور پورا ہو گا۔ لیکن ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کے نتیجہ میں التواء کا خطرہ ضرور موجود ہے۔ تو ہمیں اپنی ذمہ واریوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے کاموں میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں بین الاقوامی بلند سطح پر سوچنا چاہیئے اسلام کے لئے۔ اپنے اللہ کے لئے کہ اس کی محبت اور توحید کو ہم کس طرح دنیا میں قائم کر سکتے ہیں۔

یہ کام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریک جدید کے ذریعہ لینا شروع کیا تھا۔

تحریک جدید جب شروع ہوئی

تو اس کا ایک ہی دفتر تھا جماعت کو اس وقت اللہ تعالےٰ نے بڑی توفیق دی جتنی مالی قربانی کا مطالبہ تھا اس سے قریباً چار گنا زیادہ مال پہلے سال خدا تعالیٰ کے ان بندوں نے اپنے امام کو پیش کر دیا تھا دنیا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے۔ پھر ضرورتیں بڑھتی چلی گئیں۔ نئی نئی جگہوں پر مبلغ بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس کے لئے آدمی تیار کرنے ہوتے تھے۔ خرچ برداشت کرنا پڑتا تھا۔ تب وہاں جا کر تبلیغ کا کام شروع کر سکتے تھے اور جماعت کے مخلصین نے ضرورت کے مطابق مالی قربانیاں دیں اور بہت حد تک شروع میں تو شاید جتنی ضرورت تھی اس حد تک مالی قربانی دی اور تحریک جدید کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے بہت سے ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر دئے لیکن جوں جوں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہم پر نازل ہوتی رہی۔ ہماری ضرورتیں بڑھتی چلی گئیں۔ نئے سے نئے میدان کامیابیوں کے ہمارے سامنے کھلتے رہے۔ اور ان میدانوں کو فتح کرنا اور اللہ تعالےٰ کی رحمت کا شکر ادا کرنا جو ہمارا فرض تھا وہ ہم نے اس زمانہ میں ادا کیا۔ اس وقت جماعت نے جو قربانیاں دیں اللہ تعالےٰ انہیں قبول کرے۔ بہت سے ہیں جنہوں نے قربانیاں دیں وہ اس جہان سے رخصت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ مَیں ابھی آگے بتاؤں گا اللہ تعالےٰ مغفرت کی چادر میں لپیٹ کے رضاء کی جنت میں انہیں ہر طرح خوش رکھے اور اپنی ان رحمتوں میں انہیں شریک کرے جو بے شمار رنگ میں ہر آن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ بھی آپ صلعم ہی کے غلاموں میں سے ہیں۔

لیکن

ہماری مالی قربانیوں کی رفتار

اتنی نہیں رہی جتنی کہ ہماری ضرورتوں کے بڑھنے کی رفتار تھی۔ اس وقت جو نقشہ مَیں آپ کے سامنے تحریکِ جدید کی مالی قربانیوں کا رکھوں گا اس سے آپ کو یہ بات عیاں ہو جائے گی۔ مَیں نے سات سات سال کے بعد کے اعداد و شمار دفتر سے حاصل کئے ہیں یعنی جو سالِ رواں ہے اس سے سات سال پہلے کیا حالات تھے۔ کیا نقشہ تھا چندوں کا، کیا کیفیت تھی۔ پھر اس سے سات سال پہلے کیا کیفیت تھی۔ یعنی اس نقشہ میں دفتر دوم کے چودہ سال ہیں جو ان کی قربانیوں کے سالوں کا قریباً ۲/۳ ہے اور دفتر اوّل کے چودہ سال ہیں جو ان کے تینتیس ۳۳ سالوں میں سے چودہ سال یعنی ۲/۵ کے قریب ہے۔ بہر حال سنہ ۱۹۵۳-۵۴ء، سنہ ۱۹۶۰-۶۱ء اور سنہ ۱۹۶۷-۶۸ء کے اعداد و شمار سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کس جہت میں ہماری حرکت ہے۔ اور کیا اگر ہمارا قدم ترقی کی طرف ہے تو اس میں اتنی تیزی پائی جاتی ہے کہ ہماری ضرورتوں کو ہماری رفتار پورا کرنے والی ہو۔

سنہ ۱۹۵۳ء میں دفتر اوّل کا چندہ ۲ر۴۶ر۰۰۰ تھا۔ اور
دفتر دوم کا ۱ر۱۰ر۰۰۰

میزان تھی ۳ر۵۶ر۰۰۰

(مَیں سینکڑوں کو چھوڑتا ہوں)

سنہ ۱۹۶۰ء میں دفتر اوّل کی آمد سنہ ۵۳ء سے گر گئی اور ۲ر۴۶ر۰۰۰ سے گر کے ۱ر۸۳ر۰۰۰ پر پہنچ گئی اور پہنچنی چاہیئے تھی کیونکہ اس عرصہ میں ہمارے بہت سے بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔

دفتر دوم کی آمد سنہ ۱۹۶۰ء میں (۱۹۵۳ء کے مقابلہ میں) بڑھی اور اسے بڑھنا چاہیئے تھا۔ اور ۱ر۱۰ر۰۰۰ سے بڑھ کے ۱ر۷۲ر۰۰۰ تک پہنچ گئی۔

سنہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں دفتر اوّل کی آمد (سنہ ۱۹۵۳ء کی ۲ر۴۶ر۰۰۰ کی آمد کے مقابلہ میں اور سنہ ۱۹۶۰ء کی ۱ر۸۳ر۰۰۰ کی آمد کے مقابلہ میں) صرف ۱ر۲۰ر۰۰۰ رہ گئی۔

اور دفتر دوم کی آمد سنہ ۱۹۶۷ء میں (سنہ ۱۹۵۳ء کی آمد سے جو ۱ر۱۰ر۰۰۰ تھی بڑھ کے) ۲ر۳۸ر۰۰۰ ہو گئی۔

اور سنہ ۱۹۶۰ء کی ۱ر۷۲ر۰۰۰ کی آمد سے بڑھ کے ۲ر۳۸ر۰۰۰ ہو گئی۔
سنہ ۱۹۵۳-۵۴ء میں دفتر اوّل کی آمد

دفتر دوم کے مقابلہ میں ۱ر۳۶ر۰۰۰ روپیہ زیادہ تھی سنہ ۱۹۶۰-۶۱ء میں دفتر اوّل

کی آمد دفتر دوم کی آمد سے صرف ۱۱۰۰۰ روپیہ زائد تھی اور ۶۸-۱۹۶۷ء میں دفتر اوّل کی آمد دفتر دوم کی آمد سے ۱۸۰۰۰ روپیہ کم تھی جبکہ ۱۹۵۳ء کے بجٹ میں اصل آمد دفتر اوّل کی دفتر دوم کے مقابلہ میں ۳۶۰۰۰ روپیہ زیادہ تھی۔ ان اعداد و شمار سے یہ بات بالکل واضح اور عیاں ہو جاتی ہے کہ جوں جوں ہمارے دوست اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے اللہ کے حضور پہنچتے رہے۔ دوسری نسل اس خلاء کو پُر کرتی رہی اور آمد میں انہوں نے کوئی کمی نہیں آنے دی۔ لیکن ایک اور چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۶۰ء کی کل آمد کا جب ہم مقابلہ کرتے ہیں تو اس میں کوئی ترقی نہیں ہوئی کیونکہ ۱۹۵۳ء میں دفتر اوّل اور دفتر دوم کی کل آمد ۳,۵۶,۰۰۰ تھی اور ۱۹۶۰ء میں دفتر اوّل اور دفتر دوم کی کل آمد ۳,۵۵,۰۰۰ ۔ میں نے سینکڑے چھوڑ دیے ہیں یعنی ۱۹۶۰ء میں ایک ہزار سات سَو روپیہ کم آمد تھی ۱۹۵۳ء کے مقابلہ میں)۔ لیکن ایک ہزار کا کوئی ایسا فرق نہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا قدم نہ آگے بڑھا ان سالوں میں نہ پیچھے ہٹا۔

۱۹۶۷ء کے جو اعداد و شمار میں نے بتائے ہیں وہ وعدوں کے نہیں بلکہ اصل آمد کے ہیں یعنی جو آمد اس وقت تک ہو چکی ہے اور ابھی

اس سال کی وصولی کا بہت سا حصہ باقی ہے

لیکن اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہے۔ جو اصل آمد اس وقت تک ہو چکی ہے (مارچ، اپریل تک آمد رہتی ہے) اس کے لحاظ سے بھی ۱۹۶۷ء میں ہماری آمد پہلے دفاتر کی ۳,۵۶,۰۰۰ کے مقابلہ پر ۳,۷۰,۰۰۰ ہو چکی ہے اور ابھی قریباً ایک لاکھ ساٹھ یا ستر ہزار کے وعدے ایسے ہیں جو قابلِ وصول ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بڑی رقم وصول ہو جائے۔ ہونی تو سَو فیصدی چاہیئے لیکن بعض دفعہ کوئی صاحب فوت ہو جاتے ہیں یا نوکری ان کی چھوٹ جاتی ہے یا کوئی ایسی جائز روک پیدا ہو جاتی ہے اور وہ چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ تو اگر اس کو مدّنظر بھی رکھا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رقم جو وہ اصل آمد ۳,۵۵,۰۰۰ سے بڑھ کے جو ۱۹۶۰ء کی آمد ہے قریباً ۵,۰۰,۰۰۰ روپے تک چلی جائے گی یا اس سے بھی بڑھ جائے گی (۵,۳۵,۰۰۰ کے وعدے ہیں غالباً) جس کا یہ مطلب ہوگا کہ ڈیڑھ لاکھ روپے زیادتی ہوئی لیکن جو عملاً ہمیں ضرورتیں پیش آئی ہیں وہ ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ کی تھیں اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا نہ کرتا کہ آپ کی غفلت اور سستی پر پردہ ڈال دے تو ہمارے سارے کام رُک جاتے اس لئے کہ اس عرصہ میں

بیرونِ پاکستان میں اتنی مضبوط جماعتیں پیدا ہو گئیں

کہ ان میں بہت سی اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں اور بہت سی ایسی تھیں جنہوں نے بیرون پاکستان مشنز کو امداد دینی شروع کر دی اور اس کے نتیجہ میں ہمارے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ ترقی کی طرف ہمارا قدم بڑھتا چلا گیا لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ خوش ہو جائیں کہ ہمیں اب زیادہ قربانیاں دینے کی ضرورت نہیں۔ اسکے معنے تو یہ ہیں کہ جیسے فکر پیدا ہوئی ہے کہ ہم نے غفلت اور سستی دکھائی۔ اور وہ انعامات جو ہمیں ملنے چاہیئیں تھے وہ ہمیں نہیں ملے اور دوسروں نے ہمارے ہاتھ سے چھین لئے۔ اگر ہمیں وہ مل جاتے اور بیرون پاکستان کے بھائی بھی اللہ تعالیٰ کے ان انعامات میں شریک ہوتے تو ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات تھی لیکن ہوا یہ کہ ان کو تو اللہ تعالیٰ نے بڑے انعامات سے نوازا لیکن اس کے مقابلہ میں جو انعامات ہمیں ملنے چاہیئیں تھے ہمیں نہیں ملے۔ بیرونی ممالک کے اعداد و شمار صحیح تصویر پیش نہیں کرتے کیونکہ اس میں وہ امداد بھی شامل ہے جو حکومتوں کی طرف سے ہمارے سکولوں کو ملتی ہے اور وہ کافی بڑی رقمیں ہیں۔ مغربی افریقہ میں ہمارے بہت سے سکول ہیں جو امداد لے رہے ہیں۔ یہاں بھی ہمارے کالج اور سکول کو ایڈ ملتی ہے اور وہ ہمارے بجٹ میں شامل ہوتی ہے۔ وہاں چونکہ کثرت سے سکول ہیں حکومت کی طرف سے جو امداد ملتی ہے وہ ہمارے بجٹ میں شامل ہو جاتی ہے کل چونکہ دفاتر میں چھٹی تھی تفصیل میں حاصل نہیں کر سکا۔ اس چیز کو بے شک مدّنظر رکھیں لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ بیرون پاکستان کی آمد ہمارے دلوں میں تشویش پیدا کرنے والی ہے اس لئے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا قدم اس تیزی سے آگے نہیں بڑھا جس تیزی سے ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہیئے تھا اور اس کے نتیجہ میں ہم اللہ تعالیٰ کے بہت سے ان انعامات سے محروم ہو گئے جو اللہ تعالیٰ ہمیں دینا چاہتا تھا۔

بیرونی ممالک کا نقشہ یہ ہے

۱۹۵۳ء میں تحریک جدید کی آمد ۲,۲۰,۰۰۰ تھی اس میں سکولوں کو جو امداد ملی شامل ہے۔ ۱۹۶۰ء میں بیرونی ممالک کی آمد ۱۳,۶۳,۰۰۰ ہے یعنی چار سال میں ۲,۲۰,۰۰۰ سے بڑھ کر ۱۳,۶۳,۰۰۰ روپیہ ہو گئی۔ اور ۶۸-۱۹۶۷ء میں جو سال رواں ہے اس میں بیرونی ممالک کی اصل آمد دفتر بند ہونے کی وجہ سے مل نہیں سکی لیکن جو بجٹ ہے وہ تیس لاکھ ستر ہزار روپے کا (۳۰,۷۰,۰۰۰ روپیہ)۔ یعنی ۱۳,۶۳,۰۰۰ ۱۹۶۰ء کے بجٹ اور آمد کے مقابلہ میں ۱۹۶۷ء میں بیرونی ممالک کا بجٹ ۳۰,۰۰,۰۰۰ (تیس لاکھ) ہو گیا ہے اور ۱۹۵۳ء میں جو بجٹ صرف ۲,۲۰,۰۰۰ کا تھا۔ ۱۹۶۷ء میں وہ بجٹ ۳۰,۰۰,۰۰۰ روپیہ کا ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

ان چودہ سالوں میں

قریباً ساڑھے سات گنا یعنی قریباً ساڑھے سات سَو فی صد ترقی انہوں نے کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر سالِ رواں کا بجٹ ہم سامنے رکھیں تو ہماری ترقی صرف چالیس فی صدی ہے۔ ہماری یہ ترقی دُگنی بھی نہیں ہے اس کے مقابلہ میں بیرونی ممالک کے بجٹ سے جو اندازہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسا فضل کیا ہے کہ ان کی قربانیوں کا مجموعی طور پر جو نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے وہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۶۷ء کے درمیانی چودہ سال میں ساڑھے سات گنا زیادہ، ساڑھے سات سَو فیصدی بڑھ گیا ہے۔ تو جس رفتار سے وہ آگے نکل رہے ہیں اور جس سست رفتار سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں جب ان کا ہم مقابلہ کرتے ہیں تو میرے دل میں تشویش پیدا ہوتی ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر مخلص دل میں بھی تشویش پیدا ہوگی۔

ہماری مالی قربانیاں

اپنی جگہ پر کھڑی ہیں۔ جو قربانیاں ہم اس وقت تک دے چکے ہیں اگر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دُنیا میں ایک تغیّر اور ایک تبدیلی

پیدا کرے کہ وہ ہمیں کہنے لگیں کہ آؤ ہمیں اسلام سکھاؤ اور ہم کہیں کہ ہمارے پاس تو آدمی نہیں ہمارے پاس تو پیسہ نہیں ہمارے پاس تو ذرائع نہیں کہ ہم تم تک پہنچیں اور تمہیں اسلام سکھائیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ساری عمر کام کرتے رہے اور جب پھل لگنے کا وقت آیا۔ تو تھک کے بیٹھ گئے کہ ہم میں اب سکت نہیں کہ اپنی محنت کا پھل جو محض اللہ کے فضل سے ہمیں ملنے والا ہے ہم اسے توڑیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

میں نے ابھی بتایا ہے کہ پچیس تیس سال جہاں ان اقوام کے لئے بڑے نازک ہیں۔ ہمارے لئے بھی یہ سال بڑے نازک ہیں

یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے

اس لئے کہ اس زمانہ میں ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے انشاء اللہ۔ اگر ہم اپنی غفلت اور سستی کے نتیجہ میں ان دروازوں میں داخل نہ ہوں۔ تو بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو ہم حاصل کریں اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد ہم بن سکتے ہیں۔ پس خوف کا مقام ہے ہمیں سوچنا چاہیئے۔ ہمیں ڈرنا چاہیئے بدنتائج سے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے ہمیں ان فضلوں کو دیکھنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ ہم پر کر رہا ہے اور اس فضل کے نتیجہ میں ہماری ترقیات کے نئے سے نئے دروازے اور نئی سے نئی راہیں ہم پر کھول رہا ہے۔

اور اگر ہم یہ کہیں کہ اب ہم سے آگے نہیں بڑھا جاتا تو یاد رکھو کہ اسلام کے فدائی آگے تو ضرور بڑھیں گے مگر وہ کوئی اور قوم ہوگی جسے اللہ تعالیٰ کھڑا کرے گا۔ اور وہ ان راہوں پر ان کو چلائے گا۔ مگر میں پوچھتا ہوں آپ کیوں نہیں ؟؟؟ آپ نے جن میں سے بعض نے تیئیس سال تک ان میدانوں میں قربانیاں دیں۔ جن میں سے بعض نے تیئیس سال تک ان میدانوں میں قربانیاں دکھائیں۔ اب جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی قربانیوں کو قبول کر کے غیر ممالک میں غلبہ اسلام کے سامان پیدا کر دئے ہیں اور اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو یہ آواز دیتے ہیں کہ آؤ آگے بڑھو غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کر دئے گئے ہیں۔ مزید قربانیاں دو تاکہ اسلام کی فتح تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ اور آپ یہ کہیں کہ ہم تھک گئے ہیں اب یہ فتوحات ہماری اگلی نسلیں دیکھ لیں ہم نہیں دیکھنا چاہتے۔ کیا یہ جذبہ درست اور معقول ہوگا؟ کیا آپ اسے پسند کریں گے؟ میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی صورت میں بھی اس چیز کو پسند کریں۔

پس میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں

بڑے درد کے ساتھ اور بڑے زور کیساتھ

یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں ہم پر اس رنگ میں نازل کیں کہ ہماری قربانیوں کو قبول کیا۔ آسمان سے فرشتوں کو نازل کیا۔ دلوں سے عیسائیت کو مٹا دیا۔ اور ایسے سامان پیدا کر دئے کہ اگر ہم اپنی کوششوں کو اور اپنے عمل کو اور اپنی محنتوں کو اور اپنی تدابیر کو اور اپنی جدوجہد کو اور مجاہدہ کو تیز سے تیز تر کر دیں تو خدا ایسا کر سکتا ہے۔ اور ہر ایک کے دل میں یہ خواہش ہے۔ کہ خدا ایسا کرے کہ ہم زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب ہوتا دیکھ لیں

پس قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن خرید و فروخت بھی فائدہ نہیں دیتی کسی دوست کی دوستی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ کوئی شفاعت کرنے والا پاس نہیں آتا۔ ایسے آدمی کے پاس نہیں آتا جس نے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس سے یہ وعدہ کیا ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے لیکن جب دین کی آواز اٹھے۔ تو وہ کہے کہ دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں دین کی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں۔ ایسے لوگوں کو اس دن نہ کوئی سودا نفع دے سکتا ہے۔ نہ کوئی دوستی نفع پہنچا سکتی ہے نہ کوئی شفاعت کرنیوالا انہیں میسر آ سکتا ہے۔ جیسا کہ بڑی وضاحت سے اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو ڈھونڈتے ہوئے اور اس کو پانے کے لئے ان قربانیوں کو اس کے قدموں پہ جا کر لا رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے۔ جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسری دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں

اگلے پچیس ۲۵ تیس ۳۰ سال کے اندر

ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم ان دلوں کو جن میں مسیح علیہ السلام کی محبت ختم ہو چکی ہے اپنے رب کے لئے جیت لیں اور پھر خدا کرے کہ ہمارے سکھانے سے اور بتانے سے انہیں اللہ تعالیٰ کا عرفان اور معرفت حاصل ہو۔ اور ان دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے۔ تب خدا ہمیں بڑے پیار سے یہ کہے کہ یہ میرے پیارے بندے ہیں جنہوں نے دنیا کی ہر مصیبت اٹھا کر ہر قربانی دے کر ان اقوام کے دلوں میں میری محبت کو پیدا کیا تھا۔ میں سب سے زیادہ ان سے محبت کروں گا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں نمایاں حصّہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاہن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۱/۱۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۱۵۰۰ــــ۰۰
۲/۲۔ " " " منجانب حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۳۰۰ــــ۰۰
۳/۳۔ " " " منجانب حضرت نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ	۳۰۰ــــ۰۰
۴/۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ سید داؤد احمد صاحب منجانب حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہا	۳۰۰ــــ۰۰
۵/۵۔ مکرم سید شرافت حسین صاحب کراچی منجانب والدہ ماجدہ مرحومہ	۳۰۰ــــ۰۰
۶/۶۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بیگم بابو عنایت اللہ صاحب کراچی	۳۰۰ــــ۰۰
۷/۷۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد صدیق صاحب شملوی ڈھاکہ	۳۰۱ــــ۰۰
۸/۸۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ	۳۲۰ــــ۰۰
۹/۹۔ محترمہ مسعودہ منصور احمد صاحب انگلینڈ	۳۰۰ــــ۰۰
۱۰/۱۰۔ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری مسعود احمد صاحب کراچی	۳۰۰ــــ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

جسے نفیس اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵/ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۲۲

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات ـ جمعہ ـ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ ـ مکرم عبدالمنان صاحب بیمار ہیں ـ (بشریٰ بشیر)

۲ ـ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں نیز گھر سے زیورات گم ہو گئے ہیں اُن کی واپسی کے لئے دعا فرمائیں ـ

(زوجہ بشیر الدین احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ مڈھ رانجھا)

۳ ـ میری دادی اماں جان کی ایک آنکھ میں مونیا اتر آیا ہے (طارق محمود گھرڈے)

۴ ـ میرے شوہر مسمی محمد مقبول بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں ـ نیز میری بچی کی شادی ہونیوالی ہے یہ شادی بابرکت ہو اور بخیر و عافیت انجام پائے نیز میرے والد صاحب ماسٹر محمد الدین صاحب پیٹ درد کی وجہ سے بیمار تھے ۔ ۲۰ر ۱۰ کو سول ہسپتال لائلپور میں اُن کو داخل کر دیا ہے (شمیم محمود احمد لائلپور)

۵ ـ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم خاکسار کو ملازمت پر جلد بحال فرمائے ـ آمین

(سراج الدین خانیوال)

۶ ـ خاکسار بچی کو اپریشن کے لئے لاہور لے جا رہا ہے (عبدالرحمٰن مددگار کارکن نظارت تعلیم ربوہ)

۷ ـ خاکسار کی ریڑھ کی ہڈی کو ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا ایکٹرک کرنٹ سے صدمہ پہنچا تھا ـ اب رو بصحت ہوں ـ (عبدالرحیم یونس)

۸ ـ خاکسار پاؤں پر زخم کے باعث بیمار ہے (مشتاق احمد قیصر بہاولنگر)

۹ ـ مکرمہ آپا سیدہ فرحت صاحبہ کا اپریشن نشتر ہسپتال ملتان میں ہوا ہے

(افتخار احمد کیمبل پور)

۱۰ ـ میں ان دنوں پیٹ درد کی وجہ سے علیل ہوں نیز میرے ابا جان بھی کئی دنوں سے بوجہ نزلہ و زکام بیمار ہیں ـ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں ـ (فوزیہ میر وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

اسلامی اصول کی فلاسفی کا دیدہ زیب ایڈیشن

تبلیغ اسلام کے لئے بہترین ہدیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی پوری صحت کے ساتھ بلاک بنوا کر دیدہ زیب سپر کیلنڈرڈ کاغذ پر نظارت اصلاح و ارشاد نے بحسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء شائع کر دی ہے ـ اس کی طباعت اور کتابت بہترین اور جاذب نظر ہے ـ اب اس کی وسیع اشاعت جماعت ہائے احمدیہ کے ذمہ ہے ـ یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہترین ہدیہ ہے ـ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد اسکے نسخے مناسب تعداد میں مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد سے طلب فرمائیں

باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ صرف ایک روپیہ پچاس پیسے فی نسخہ ہے ـ

دس نسخے منگوانے پر محصول ڈاک معاف ہوگا

ناظر اصلاح و ارشاد

حمائل شریف
یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
شائع ہو چکا ہے
ملنے کا پتہ:
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ لالیاں
کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ مورخہ ۲۷ر ۱۰ کو انتقال فرما گئے ہیں ـ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ـ

احباب دعائے مغفرت فرمائیں ـ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ـ آمین

ظفر اللہ خان چیمہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لائلپور

۱۱ ـ میرے والد صاحب آجکل بعارضہ قلب بیمار ہیں اور میری ایک آپا بھی بیمار ہے ـ احباب دعا کریں کہ میرے والد صاحب اور ہمشیرہ کو خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز خاندان حضرت مسیح موعود سے بھی دعا کی درخواست ہے ـ (حمیدہ ناز ملک چکوال)

انوار کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ جس کی حیرت انگیز صفات اور افادیت کے جلیل القدر اطباء قائل ہیں

آنکھوں کی صحت اور تندرستی کیلئے بے نظیر تحفہ ہے

بچوں عورتوں مردوں سب کیلئے مفید ترین سرمہ ہے اسکی ایک شیشی ہمیشہ اپنے گھر رکھئے ـ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۳۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۰۰	۷-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۲۰	۱۱-۰۰	۱۲-۲۰ بعد دوپہر	۲-۰۰	۲-۱۰	۳-۳۰	۴-۱۰	۵-۳۰	۶-۲۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ / گوجرانوالہ تا سرگودھا	۴-۴۵ / ۴-۱۵	۹-۱۵ / ۹-۳۰	۳-۰۰ بعد دوپہر / ۲-۴۵ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے ہم آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل کی ہیں													(محمد علی ظفر برانچ مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں ـ (مینیجر)

احباب جماعت احمدیہ اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کی ابتداء کی جارہی ہے۔ ہماری طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہتر سے بہتر ہوں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات بعض چیزیں ہمارے سامنے نہیں آتیں۔ جس کی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے کوئی نقص مشاہدہ کیا ہو تو براہ مہربانی اس کے بارہ میں معین طور پر مجھے مطلع فرمائیں یا اگر ان کے ذہن میں عمومی طور پر کوئی مفید تجویز ہو تو مجھے بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ تا آئندہ کے لئے ایسے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور مفید اور قابل عمل تجاویز پر حتی المقدور عمل کیا جائے۔

اس سلسلہ میں بیرونی اور مقامی دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل کر مشورہ دیں۔ اور کسی بھی نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تامل نہ کریں آپ کی تنقید ہمارے انتظامات کو بہتر بنانے میں ممد ہوگی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور راجا روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار!

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں

اور

غیر از جماعت دوستوں کو

بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ!

آنکھوں کی ہٹیلی امراض، ککرے، موتیا، جالا، پھولا، کے لئے مفید ہے نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے۔

فی شیشی ۲ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

زدجام

چند اجزاء کے اضافہ سے طاقت کے لئے چوٹی کی دوا بنی ہے۔

قیمت ۴۰ گولی ۱۲/۵۰ روپے

برشعنبری طاقت کو بحال کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے بلند معیار کی دوا ہے ۴۰ گولی ۱/۲ ۷ روپے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

مردانہ طاقت کے لئے مشہور دوائیں

زدجام عشق

مکمل کورس - ۱۵ روپے

حب نشاط

مکمل کورس ۔۔۔ ۱۰ روپے

شباب آور موتی

مکمل کورس ۔۔۔ ۲۰ روپے

دیگر تفصیلات کے لئے فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۴

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا)

اسقاط حمل اور بچوں کا پیدا ہوکر فوت ہو جانا اس کے لئے مفید و مجرب نسخہ۔ مکمل کورس ۔۔۔ روپے

اکسیر جنین اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ فی تولہ -/۴ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں!

جڑاؤ و سادہ سیٹ

بیاہ شادی کے لئے

اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ،

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہر مہ نور والوں کا نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت :- ایک روپیہ ۲۵ پیسے۔

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ، سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء، ڈاکٹر، روساء، امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوچکا ہے۔ فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی

کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج

مکمل کورس -/۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں، پیدا ہوکر مر جاتے ہوں، اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس -/۱۸ روپے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

لائل پور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان

جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ بستر، فرشی دریاں، کھیس تولئے، جائے نماز، تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

حب زعفران

قیمتی اجزاء کا مرکب مقوی اعصاب کورس ۱۵ دن -/۷ روپے

شفاء صدرہ خاص ضعف معدہ دافع امراض معدہ و امعاء دبیر ہیضہ پچکی -/۱۲

حب زدجام عشق کورس -/۱۵ روپے۔ شربت سیمی بوٹی بوتل -/۴ روپے حب مفید النساء حب معین حمل، حب مانع حمل طلب فرمائیں۔

نور شفاخانہ گولبازار ربوہ

ترسیل زر

اور

انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

محمود جیولرز ربوہ

خالص سونے اور چاندی کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے نیز

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

کی دیدہ زیب ڈیزائنوں میں انگوٹھیاں خریدنے کے لئے قدیمی مشہور دکان

پروپرائٹر { چوہدری محمود احمد / لطیف احمد } نزد فضل شاپ گول بازار ربوہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۷ر اکتوبر تا یکم نومبر ۱۹۶۷ء

۱۔ اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اور حضور حسب معمول مہمات دینیہ میں مصروف رہے۔ الحمد للہ۔

۲۔ اس ہفتے مورخہ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ اکتوبر کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول اور روحانیت سے معمور فضا میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ منعقد ہوا اور اس میں شامل ہونے والے جملہ انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیاد ایمان اور ازدیاد عرفان کا موجب بنا۔ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب سے فیض یاب ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا اور وہ ان بابرکت ایام کی مقدس گھڑیوں کو اجتماعی ذکر الٰہی اور خصوصی دعاؤں میں بسر کرنے اور اس کے نتیجہ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے بعد دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر کامیاب و کامران اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

پنج گانہ باجماعت نمازوں اور بالالتزام نماز تہجد اور اس میں خصوصی دعاؤں کے علاوہ اجتماع کے مجموعی طور پر آٹھ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درسوں کے علاوہ متعدد صحابہ کرام نے "ذکر حبیب" کے رنگ میں ایمان افروز روایات بیان کیں۔ نیز علمائے سلسلہ نے اہم علمی اور دینی موضوعات، ایمان افروز تقاریر کیں۔ مجلس شوریٰ میں اہم تنظیمی امور پر غور مستزاد تھا۔ الغرض دن اور رات بکثرت ذکر الٰہی بلند ہوا۔ اور اس کی پاک تاثیرات سے بیک وقت ہزاروں احباب مستفیض ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر اپنے اثر و جذب کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی۔ یوں تو اجتماع کے تینوں دن انابت الی اللہ اور روحانی کیف و سرور کی ایک خاص کیفیت اس میں شامل ہونے والے خوش قسمت احباب محسوس کرتے رہے، مگر حضور کی اختتامی تقریر اور دعا کے وقت تو یہ کیفیت اپنے عروج پر پہنچی ہوئی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے دل کی کثافتیں خود بخود دھل رہی ہیں۔ اور روحیں آستانۂ الوہیت پر پانی بن کر بہہ رہی ہیں۔ قلوب میں ایک نئی روشنی پیدا ہو رہی تھی اور ایمانوں کو جلا مل رہی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ الفاظ اس حالت اور کیفیت کو صحیح طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے۔ جو اس وقت ہر مخلص احمدی محسوس کر رہا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بصیرت افروز اختتامی تقریر میں جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ احباب جماعت کو بالعموم اور انصار کو بالخصوص ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں حضور نے پُر درد و سوز میں ڈوبی ہوئی اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو قریباً پونے ایک بجے بعد دوپہر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

۳۔ اس ہفتہ حضور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اس سلسلے میں مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو حضور نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ اسی پرچہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ بعد میں حضور نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریر میں بھی احباب کو چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی مزید تحریک فرمائی۔ حضور نے سب سے پہلے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا وعدہ بقدر ۳۴۸/- روپیہ اور حضور کی اپنی ذات بابرکات کی طرف سے بارہ سو روپیہ کے وعدے کا اعلان فرمایا۔ نیز کراچی کی طرف سے ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ کے وعدہ کی قبولیت کا اظہار فرمایا اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے حاضرین مجلس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام کے حضور ساڑھے چار لاکھ روپیہ کے قریب وعدوں کو پہنچا دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

—— تحریک جدید کے سالِ نو کے لئے ——

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے وعدوں کی مخلصانہ پیشکش

۱	جماعت احمدیہ کراچی	۱۰۱۰۰۰/۰۰	روپے
۲	جماعت احمدیہ ربوہ	۷۵۰۰۰/۰۰	روپے
۳	جماعت احمدیہ لاہور	۶۵۰۰۰/۰۰	روپے
۴	جماعت احمدیہ راولپنڈی	۲۸۰۰۰/۰۰	روپے
۵	جماعت احمدیہ پشاور	۱۰۰۰۰/۰۰	روپے
۶	جماعت احمدیہ ملتان	۹۰۰۰/۰۰	روپے
۷	جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱۲۰۰۰/۰۰	روپے
۸	جماعت احمدیہ کویت وعرب	۵۰۰۰/۰۰	روپے
۹	جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان	۳۰۰۰۰/۰۰	روپے
۱۰	جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۹۵۰۰/۰۰	روپے
۱۱	جماعت احمدیہ کھاریاں	۵۰۰۰/۰۰	روپے
۱۲	جماعت احمدیہ مردان	۲۰۰۰/۰۰	روپے
۱۳	جماعت احمدیہ ایبٹ آباد	۲۸۰۰/۰۰	روپے
۱۴	جماعت احمدیہ واہ کینٹ	۲۰۰۰/۰۰	روپے
۱۵	جماعت احمدیہ تھرپارکر ضلع	۱۸۵۰۰/۰۰	روپے
۱۶	جماعت احمدیہ چنیوٹ	۲۰۰۰/۰۰	روپے
۱۷	جماعت احمدیہ بہاولپور	۱۰۰۰/۰۰	روپے
۱۸	جماعت احمدیہ رحیم یار خان	۴۷۲۰/۰۰	روپے
۱۹	جماعت احمدیہ لائل پور	۱۱۵۰۰/۰۰	روپے
۲۰	جماعت احمدیہ سرگودھا	۱۲۰۰۰/۰۰	روپے
۲۱	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۶۵۰۰/۰۰	روپے
۲۲	جماعت احمدیہ حیدرآباد	۶۷۰۰/۰۰	روپے
۲۳	جماعت احمدیہ حیدرآباد ضلع (بشمول حیدر آباد شہر)	۱۱۵۰۰/۰۰	روپے
۲۴	جماعت ہائے خیرپور ڈویژن	۱۵۰۰۰/۰۰	روپے
۲۵	جماعت احمدیہ جھنگ صدر	۴۳۰۰/۰۰	روپے
۲۶	جماعت احمدیہ جہلم	۳۲۵۰/۰۰	روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مکرم چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب کی وفات

خاکسار کے والد اکبر مکرم چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب پسر چوہدری محمد عبداللہ صاحب ساکن سوہاوہ ڈھلواں حال کیشیئر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۷ء بوقت ۹ بجے شب سول ہسپتال راولپنڈی میں دو تین روز علیل رہنے کے بعد بعمر ۴۸ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم علم دوست، سادہ مزاج، دعا گو، پاکباز، صابر و شاکر، متوکل، مہمان نواز اور سلسلہ احمدیہ کے جاں نثار خادم تھے۔ لمبے عرصے تک جماعت احمدیہ کنڈیارو ضلع نواب شاہ کے پریذیڈنٹ رہے ان کا جنازہ جناب چوہدری کے احمد صاحب منیجنگ ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی کی ہدایت کے مطابق چوہدری بشیر احمد صاحب نے اسی رات ربوہ بھجوانے کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو اجر عظیم دے مرحوم کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز عشاء پڑھایا اور اظہار تعزیت فرمایا۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بچیاں دو بچے جو ابھی کم سن ہیں چھوڑے ہیں۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز مرحوم کے بچوں اور دیگر پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و کفیل ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ظفر اللہ خان پریذیڈنٹ حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴